تیرا سجدہ تہِ خنجر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

تیرا سجدہ تہِ خنجر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے
تجھے بخشش کے اے پیکر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

کوئی بی بی بنی بیوہ کسی کا لاڈلا بچھڑا
لُٹا جیسے نبی کا گھر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

لہو میں تر کئیں نشتر لگے تن پر مگر پھر بھی
دعاء کرنے جُھکانا سر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

بچایا کچھ بھی نہ اپنا ، بچانے کے لیئے ہم کو
تیری دریا دلی سرور نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

علی خیبر شکن کے اے پسر پیری کے عالم میں
اٹھانا لاشہ ءِ اکبر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

لہو پھینکا فلک پر شاہ نے املاک نے جھیلا لہو املاک نے جھیلا
یہ حرمت تیری اے اصغر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

کٹا کر دونو بازو وہ علمدارِ حسینی کا
بلند کرنا وفاء کا سر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

سوارِ دوشِ پیغمبر کا سر نوکِ سِناں پر ہے
اور لاشہ جلتی ریتی پہ نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

سکینہ کربلاء میں ، فاطمہ صغری مدینہ میں
پدر کے غم میں ہے مضطر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

شہ دیں کے تنِ اطہر پہ ماری شمر نے ٹھوکر
یہ منظر حشر سے بڑھ کر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

بڑی شِدّت سے ہے پھیرا لعیں نے باروان رَگڑا
وہ ظُلمِ ظالمِ ابتر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

کھڑی ہے آہ بے سر بھائی کے لاشے پہ مقتل میں
بہن دُکھیا برہنہ سر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

گلے میں طوق بھاری ، پاؤں میں زنجیریں عابد کے گلے میں طوق عابد کے
ہے قیدی دِین کا رہبر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

اے برہان الہدی مولی غمِ شبیر میں تیرا
وہ پُر غم چہرۂ انور نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے
غمِ عطشانِ کربل میں فضل سے شہ مفضل کے
پہنچ جانا لبِ کوثر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے
رہے شبیر کے مظہر مفضل سیف دیں سرور
بقاء مولی کی تا محشر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے
اے شاؔکر اک نظر شبیر کے مظہر کی مانگا کر نظر مولی کی مانگا کر
شفاعت کا یہ اک منظر نہ بھولیں ہیں نہ بھولینگے

*****